UNIVERSAL LIBRARY
OU_226068
UNIVERSAL LIBRARY

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

بعونه تعالی شانه رساله هذا المشهور معروف به

استفسار عن صاحب المعیار

به تصحیح تمام و کمال و کوشش بلیغ برای نفع مسلمانان بار دوم

در مطبع احمدی واقع دهلی بلده طبع شد

1952
Checked 1965
CHECKED 1951

بسم الله الرحمن الرحيم

حمد وافر و نعت متکاثر کے بعد جناب مولوی محمد نذیر حسین صاحب کی خدمت بابرکت میں التماس ہے کہ اکثر ہم لوگ دلی والی قدیم الایام سے حنفی المذہب ہیں اور ہمارے سب چہوٹے بڑے ہمارے علما بہی اس مذہب کے پیرو گذرے چنانچہ حضرت شاہ ولی الله صاحب اور شاہ عبد العزیز صاحب اور مولانا محمد اسحاق صاحب علیہم الرحمہ حنفی تہے۔ عبادات اور معاملات میں اونکا عمل درآمد اسکی دلیل ہے۔ علاوہ ازین ایکے نواب محمد صدیق حسن خان صاحب اتحاف میں اور مولوی محمد یسین صاحب رسالہ طریقہ محمدیہ ترجمہ درر بہیہ کے حاشیہ میں لکہتے ہین کہ شاہ ولی الله صاحب اور شاہ عبد العزیز صاحب علما حنفیہ سے تہے اور فی زماننا بہی دلی مین سب عالم حنفی ہین حتی کہ آپ بہی بقول خود حنفی المذہب ہین اور اسکے شاہد عبارت معیار موجود ہی وہو ہذا امامنا وسیدنا ابو حنیفہ النعمان الخ اور حکام وقت بہی مسلمانون کی قضایا موافق مسائل حنفیہ کے فیصل کرتے ہین اسیلئے سرکاری دفتر مین کتاب فقہ یعنے ہدایہ کا ترجمہ موجود ہے جسکا نام وہ قانون شریعت محمدی کہتے ہین پس اندنون جو رسائل طریقہ محمدیہ ترجمہ درر بہیہ اور

هو المستعان

از ہمہ پیکتای ہذا ... فانظر ماذا یرجعون ... پیچون کو کوئی جنت بمقتضای ان اولیاءہ الا المتقون مقلدین ائمہ اربعہ کو والی بیت الحرم بنایا اور ما کان ... الا ... غیر مقلدین کو ٹہرایا

اما بعد

ای حضرات غیر مقلدین آپ صاحبون نے کیا آزادیکا دروازہ کہولا جسکے بدولت مولوی نذیر حسین صاحب ایسی رسالہ دلیل الحکام صفحہ ۳ ...

کتاب دراسات اور ظفر المبین ہمارے نظر سے گذرین تو عوام الناس کے عقاید بگڑ جانے
کا خوف ہوا اور دین متین مین خلل پڑ جانے کا افسوس ہوا کیونکہ اونمین وہ مسائل ہین
کہ کسی نے کانون سے سنی نہ آنکھون سے دیکھے۔ ان ہذہ لشی عجاب واقعی یہی زمانہ
مصداق حدیث ابوہریرہ کا ہے جو صحیح مسلم مین موجود ہے یاتونکم من الاحادیث بما لم
تسمعوا انتم ولا اباءکم ترجمہ آخر زمانہ مین ایسی حدیثین تمکو پہونچین گی کہ وہ تمنی نہی
ہوگی اور نہ تمہارے باپ دادون نے کتاب دراسات جو اپنی قلندر بخش سوداگر کو رغبت
دلا کر لاہور مین چھپوائی دہلی اور اوسکی اطراف مین دہوم پہیلائی اوسکی مسائل سے
حنفیون کو کیا بلکہ تمام سنیون کو کتاب تحفہ اثنا عشریہ کی باب المکاید پر خیال کرنی سے
شبہ ہوا کہ غالباً اس کتاب کا مولف رفضی ہی محدثین کی پیرایہ مین تقیہ کیے ہوئے
معلوم ہوتا ہے۔ لہذا اطلاعاً ہم تحفہ اثنا عشریہ کی باب المکاید کا کچھہ ترجمہ کرتے ہین
وہو ہذا مکر تیسوان روافض کا یہہ ہے کہ بعضے رافضی چارون مذہب اہل سنت و
الجماعت کی باطل کرنے مین اسطرح کوشش کرتے ہین کہ ایک مذہب کو پوشیدہ باطل
کرتے ہین اور تین مذہبون کو علانیہ چنانچہ راقم نے ایک ایسی کتاب دیکھی کہ اوسکی مصنف
نے پہلے اپنی تئین شافعی المذہب قرار دیا اور مذہب امام شافعی علیہ الرحمۃ کو دلایل ضعیفہ
اور قیاسات مردودہ سے ثابت کرکے باقی تین مذہبون کو توڑا پہر احادیث دیگر مقابلہ مین
لاکر مذہب شافعی کو بہی توڑ دیا یہہ مکر رافض کا بہت باریک ہے سنی عالم اسمین دہوکا کہا جاتے
ہین انتہی مکر چوتیسوان یہہ ہے اہل سنت والجماعت کی بعضے کتابون سے خلفائی اربعہ کے
فضائل لکھتے ہین اور اونمین سے بعض قبایح خلفائی ثلثہ کے درج کرتے ہین جس سے
عوام الناس اہل سنت خلاف واقع کے مولف کو سنی جانین اور بسبب ذکر قبایح خلفائی
ثلثہ کے اپنے مذہب مین متردد ہوجاوین انتہی ہم یقین کرتے ہین کہ مولف دراسات نے بہی ایسا
چال چلائی کہ اپنی کتاب مین فضائل ائمہ اہل سنت خصوصاً امام الائمہ امام اعظم علیہ الرحمۃ کے

مدایح اور محاسن ہین اور طعن طاعنین امام صاحب کی رد مین اور بس و رنگ لکھی ہین جسکا
شروع یہہ ہے الرسالة الثانية عشر فی ابداء حسن الطوية الی الامام الاجل
ابی حنیفة و لزوم التادب به و بماهیة الذب عنه و رد ما قیل الخ اور یہہ بہی
لکہا ہے کہ مین حنفی ہون مجکو اور میری آبا و اجداد کو جو دولت اطاعت خدا اور رسول نصیب
ہوئی امام صاحب ہے کی ہدایت کی صدقہ سے ہوی کہ جتلایا ہمکو خدا تعالی نے اون کے
مذہب اور مسلک پر اور امام صاحب کے احسانات کی حق ادا کرنے پر ہم نہین قادر مین سوا
اسکے کہ کہین حق تعالی اونکو ہماری طرف سی جزائی خیر عطا فرماوی اور یہہ بہی لکہا ہے کہ
امام صاحب حدیث ضعیف کو بہی قیاس پر مقدم رکہتے تہے بخلاف امام شافعی کہ وہ قیاس کو
حدیث ضعیف سی اچہا جانتے تہے اور اسکے چند مثالین لکھی ہین اور نیز لکہا ہی کہ اگر دن
کی صحیح کی نسبت مین کوئی حدیث نہین پاتا ہون فقط بادب امام صاحب کیا کرتا ہون
کہ شاید اونکو کوئی حدیث پہونچی ہو کیونکہ اونکی مناقب کا اقرار ہر دیار و امصار مین ہر ایک
مخالف و موافق نی کیا ہے باوجود ان فضائل بیان کرنیکی اتباع سنت اور تحقیق حدیث
کی پیروی مین اول و آخر مذاہب اربعہ اہل سنت کو ضعیف کیا اور وسط کتاب مین بارہ
اماموں اور حضرت فاطمہ زہرا رض کو معصوم قرار دیا اور اون سبہے امکان خطا کو محال لکہا
اور اونکی مقابلہ مین حضرت صدیق اکبر اور تمام جماعت صحابہ کی خطا ثابت کرکی مذہب
اہل سنت و الجماعت کو بالکل اولٹ دیا اور ان حدیثون کو جو صحابہ کبار خصوصا شیخین
کی فضیلت مین ہین ضعیف و موضوع لکہدیا حالانکہ وہ حدیثین صحاح کی ہین اور انکی ایسی
بیہودہ معنی لکی کہ عقل سلیم ہرگز تسلیم نکری اللہم احفظنا من هذا المکاید تیسری کتاب
ظفر المبین جو مولفہ مجتہد جناب محی الدین کتاب فروش کی نام کی ہی اوسمین بہی تضعیف
احادیث صحاح اور تصحیح احادیث ضعاف عجب طرح کیا ہے بلکہ صاف صاف تبرا ابا بکر
کیا ہے اور تخطیہ صحابہ کبار اور تابعین ابرار کو خوب زور شور سی ثابت کیا ہی انتہی

کہ آپ اپنی تئین حنفی المذہب کہین اور ایسی مسائل دیکھکر خاموش رہین جنہین اپنی پیشواؤنکو
برا لکہا ہو جسطرح پہلے اپنی کتاب تنویر الحق کے مقابلہ مین معیار الحق لکہی تہی اگر ظفر المبین
کے جواب مین نصرة الدین لکہتی تو کیا آپکی بات مین فرق آتا خیر اتنا تو لکہتی کہ وہ کتاب
مردود ہی کیونکہ اوسمین صدہا جگہہ مذہب حنفی کو مردود لکہا ہی اور آشکارہ امام صاحب
علیہ الرحمة کی ہجو لکہی ہے عالم کو اپنی مذہب کے کچہہ تو غیرت حمیت چاہیی خاموشی مین افساد کا
احتمال ہی اور فساد مین عالم کی دونون جہانین گرفت ہی چنانچہ حدیث ہی اذا ظہرة
الفتنة وسکت العالم فعلیہ لعنة اللہ چونکہ آپ ابتداسی فرقہ حنفیہ پر فتوی دیتی ہین
اور اوسکی عامل بلکہ حنفی کہلاتے ہین اور پہر ایسی مسائل دیکہکر خاموش اور بعض
اوقات دخیل ہوکر اپنی مہر سی عوام کو حکم دیتی ہین کہ کسی عالم محقق غیر متعصب سے
پوچہکر بی دہڑک عمل کرو اور یہہ ظاہر کہ ہماری شہر مین سوے جناب مقدس کوئی عالم
اس صفت کا نہین اسلئی ہم چند مسائل دراسات اور درہیہ کی بعبارت مختصر اور
نیز من عن لکہکر آپسے استفسار کرتی ہین کہ آیا حنفی لوگ اس مسالہ پر عمل کرین یا نہین اگر کرین
تو کن دلایل سے تسلیم کرین اور آپ بہی اسکی عامل ہین یا نہین اسکا جواب باثبات یا تردید
لکہکر اپنی مہر سی مزین فرماکر چہپوائی اور براہ ہدا خلقت کی ہدایت کیواسطے شہرونمین منتشر
کرائی مگر ایسا نہو کہ انصاف ہاتہہ سی جاوی اور کسی کی رعایت کی جاوی ہمکو خوف ہی کہ وہ زمانہ
نہ آگیا ہو کہ جسکے نسبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ آخری زمانہ مین میری
امت مین دجال کذاب پیدا ہونگی جو دین کے پیرایہ مین اپنی خوش زبانیسے خلق اللہ کو گمراہ کرینگے

مسئلہ پہلا پانی پاک ہی اور پاک کرنیوالا نہین نکالتی اوسکو ان دو وصفونسی کوئی چیز مگر
نجاست کہ بدلدی اوسکی بو اور رنگ اور مزہ کو اور دوسرے وصف سی جو نکالدی اوسکو نام
آب مطلق سی کوئی پاک چیز بدلدینی والی اور نہین فرق درمیان تہوڑے اور بہت اور زیادہ دو
قلی اور کم دو قلی اور بہتی اور ٹہری اور مستعمل اور غیر مستعمل کے انتہی عبارتہ اس سے معلوم ہوا

کہ اگر تھوڑے سے پانی مین کتا منہہ ڈالدے اور رنگ و بو مزہ اوسکا نہ بدلے تو وہ پانی پاک ہے اور
پاک کرنیوالا ہے اوس سے وضو کرنا اور اوسکا پینا جایز ہے اگرچہ خلاف نص صریح کے ہے
وھو ھذا اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبع مرات مگر اسکا جواب شاید آپ یہہ
دینگے کہ برتن دہونیکا ذکر حدیث مین آیا ہے پانی ناپاک ہونے کا ذکر نہین آیا جیسے حضرت
داود ظاہری نے فرمایا ہے کہ پانی مین پیشاب کرنا درست نہین پاخانہ پہرنا درست ہے
کیونکہ حدیث مین پاخانہ پہرنیکی ممانعت نہین لکہی **مسئلہ دوسرا** نجاست گوہ اور موت
آدمیکا مطلق مگر موت لڑکی شیر خوار کا اور لعاب ہے کتی کا اور لینڈ ہے اور خون ہے حیض و
نفاس کا اور گوشت ہے سور کا اور جو اسکی سوا ہے اوسمین خلاف ہے اور اصل پاکی ہے اور
نہین جاتی پاکی مگر نقل صحیح سے جسکے معارض نہو کوئی نقل دوسری برابر اوسکی یا مقدم اوسکی
انتہی ان سات چیزونکی حصر مین معلوم ہوا کہ شراب و بہتا ہوا خون آدمی یا جانور اور پیشاب
سور یا کتی یا گدہے وغیرہ کا پاک ہے اونکا استعمال آمین کس چیز پر ہے **مسئلہ تیسرا** بعض
سر کا مسح اور کافی ہے عمامہ پر انتہی یعنی اگر بعض سر کا مسح نکری تو عمامہ پر کرلی حالانکہ یہہ خلاف
نص قرآنی ہے وامسحوا برءوسکم **مسئلہ چوتھا** ٹوٹتا ہے وضو لیٹنے سے انتہی
اس سے معلوم ہوا کہ نیند کو دخل نہین فقط لیٹنے سے بغیر سوی وضو جاتا رہتا ہے اور یہہ
باطل ہے **مسئلہ پانچوان** توڑنی والی تیمم کی وہی توڑنیوالی وضو کی ہین انتہی اس
سے معلوم ہوا کہ پانی کی دیکہنے اور اوسپر قدرت پانیسے تیمم نہین ٹوٹتا **مسئلہ چھٹا** نہین
آیا اندازہ تھوڑا اور بہت حیض مین کوئی ایسی دلیل کہ حجت قایم ہو اور اسیطرح طہر مین پس
عادت مقرر والی عورت جب خون حیض کا دیکہی تو حیض ہے اور جب خون غیر حیض کا دیکہی
تو مستحاضہ ہی اور مستحاضہ مانند پاک عورت کی ہی انتہی پس تو خون کی پہچان پر دار
مدار ہے کیونکہ خون کی رنگت ہنی لکہی اور یہہ ہوا کری کہ جنکو خون کی پہچان ہی وہ
وہ جوان لڑکیان حیض کا لتہ ہاتہہ مین لیکر اپنی اما اور نانی اور دادی کو دکہاتی پہرین

مسئلہ ساتوان تکبیر کہنے روا ہی انتہی یعنی جایز ہی کہ عرف فقہا مین واکا استعمال جواز پر
آتا ہے اور تکبیر کہنے سنت اور مستحب ہوئی مسئلہ اٹہوان نفل چار رکعت مین پہلی ظہر کے
اور چار بعد اوسکے اور چار پہلے عصر کی اور دو بعد مغرب کی اور دو بعد عشا کی اور دو پہلی
صبح کی اور نماز چاشت اور نماز تہجد انتہی اب سنت موکدہ کوئی نماز ہی اور نہ جمعہ کی سنت
قبل او ر بعد کیا آپ کی نزدیک اسی پہ فتوی ہی مسئلہ نوان اور اگر خلل پڑے نماز مین
امام کی تو وہ خلل امام پر ہے نہ مقتدیون پر انتہی اس سی ظاہر ہوا کہ اگر امام جنبی ہووے
یا اوس سی کوئی فرض ترک ہووی یا کپڑا نجس ہووی یا وضو مین کچہہ فرق آیا تو امام
کی نماز فاسد ہوگی اور مقتدیونکی نماز مین نقصان نہین آیگا مسئلہ دسوان نماز
جمعہ مین مستحب ہے صبح سی جانا اور خوشبو ملنا انتہی یہہ کیا بات ہی کہ نماز سنت موکدہ تو
دور کیجادی اور جمعہ کیواسطی صبح سی جانا مستحب ہے وی مسئلہ گیارہوان عید کی نماز
مین اذان ہی اقامت نہین انتہی ہمنی آجتک عید کی نماز مین اذان اور اقامت نہین سنے
مسئلہ بارہوان واجب ہی قصر کرنا نماز پڑہی ورنہ ترک واجب کا ہوگا مسئلہ تیرہوان
نماز استسقا مین سب لوگ اپنی چادر ونکو پہیرین انتہی اس شہر مین اکثر نماز استسقا کی
ہوتی ہی اور ہم لوگ مدت سی پڑہتی ہین مگر کسی عالم نی ہمکو یہہ مسئلہ نہین تبایا نہ کبہی انہی
چادر پہرائی اور نہ اسکی واسطے کوئی حدیث صحیح آئی مسئلہ چودہوان واجب ہے
دفن کرنا مردیکا گڑہی مین انتہی نہین معلوم کہ یہہ اصطلاح فقہا کی ہی یا محدثین کے
مسئلہ پندرہوان مردیکو داہنی قبر سی قبر مین رکہین انتہی یہہ اجتہاد امام شوکانی کا ہی
یا کوئی حدیث صحیح ہی مسئلہ سولہوان اور نہین زکوۃ اسکی سوا جواہر اور اموال تجارت
اور گہر وغیرہ پر انتہی اس مسئلہ کو تشریح کی ساتہہ لکہئی تاکہ بندگان خداکو پوچہنی کی حاجت
نہ ہی اور کسیطرحکا شبہہ نہووے کیونکہ اکثر لوگون سی زکوۃ پوری ادا نہین ہوتی اور انکو
خوف جہنم لگا رہتا ہی مسئلہ ستریوان لینا زکوۃ کا حرام ہی بنی ہاشم اور اونکی غلامون پر

اور آسودہ اور تندرست کما وے پر انتہی یعنی مصرف زکوٰۃ کو مرضی لازم ہی اور اگر فقیر
تندرست ہوگا تو اوسکو زکوٰۃ لینی حرام ہوگی **مسئلہ اٹھارہواں** اور جو ایک رات دن کے
قوت سے زیادہ نہ پاوے اوسپر فطرہ نہیں انتہی یعنی جو ایسا محتاج ہو کہ ایک رات دن کے
قوت نہ رکھتا ہو اوسپر فطرہ واجب نہیں باقی سب پر ہے **مسئلہ اونیسواں** اور مستحب ہے
کوشش کرنا عبادت میں رمضان میں اور جاگنا قدر کی راتوں میں انتہی کیا خوب قدر کی
راتوں میں جاگنا تو مستحب لکھا مگر نماز وتر اور تراویح کی پڑھنی کا ذکر مستحب تو کیا بلکہ کتاب میں
بھی بھی اوڑا دیا کیونکہ وہ تو آپکی نزدیک بدعت عمری ہی **مسئلہ بیسواں** اور حلالہ کرنا حرام
اسیطرح اور لا بدلی انتہی یہہ تو ظاہر خلاف نص قرآن کے ہی فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا
غیرہ یعنے جو شخص اپنی بیوی کو تین دفعہ طلاق دے اوسکا نکاح اوس عورت سے جایز نہیں
جبتک کہ وہ حلالہ نکرے پس آپکی نزدیک خود نکاح ثانی مطلقہ ثلاثہ کا حلالہ پر اوسکی
زوج اول سے حلال ہی حرام ہوا **مسئلہ اکیسواں** اور جسکے دو عورتیں ہوں یا زیادہ تو برابر
کرے اون میں صحبت اور لین دین میں انتہی زیادہ کی تعداد نہیں بیان کی البتہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں تہین شاید یہی تعداد مراد ہووے اور صحبت کی مساوات
انسان کی قابو میں نہیں جبکہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ امر خدائے لا یزال سے عرض کیا
اور دعا کی کہ خداوندا جو امر میری قابو میں ہی اوسمین برابری کر سکتا ہوں اور جو غیر
قابو میں ہی تجھکو اختیار ہی پھر ہم لوگ کہ پتلی قوای شہوانی کی ہین کیونکر برابری کر سکتے
ہین علاوہ ازین آپ نے سوچی نہیں کہ ایک عورت جوان خوبصورت فرمانبردار ہی اور دوسری
عمر رسیدہ بدصورت بدمزاج ہی تو کیونکہ انسان کا دل بہلانی کیطرف رجوع نکرے گا خصوصاً
صحبت میں **مسئلہ بائیسواں** طلاق مکلف مختار کی جایز ہی اگرچہ دل لگی سے ہو اور اوس طہر
میں جس میں ہاتھ نہ لگایا اور نہ طلاق دی ہی اوس حیض میں جو پہلے اس طہر کے
تہا یا اوس حمل میں جو ظاہر ہوا اور حرام ہی دینا طلاق کا سوا اسطرح کی اور طرح سے

اور واقع ہوتی ہین اس طلاق او زیادہ کی ایک بہ بدون رجعت کی خلاف ہے
راجح تر عدم وقوع ہی انتہی عبارتہ یعنے اوس حالمین جایز ہے کہ عورت قبل صحبت
حیض سے پاک ہوا ور اوس حیض مین اوسکو طلاق ہی ندی ہوا وجب حمل ظاہر ہو تو
حالت حمل مین ہی جایز ہے ان دونو صورتون کی سوا طلاق دینا حرام ہے اور انہین
دونو صورتونکی سوا طلاق پڑنی مین خلاف ہی اور راجح قول یہہ ہے کہ جب عورت
حیض مین ہو طلاق نہ پڑیگی یعنے جب عورت حیض سے پاک ہوئی اور اوسکی میان نے اوس سے
صحبت کی پہر حیض آئی تک جب اوسکا میان طلاق دیوی تو ترجیح اس قول کو ہے
کہ طلاق نہ پڑیگی **مسئلہ تیئسوان** اور جایز ہے دودہ پلانا بڑے عمر والیکا اگرچہ ڈاڑہی رکہتا
ہو واسطے جواز نظر کی انتہی یہہ بات بعضونکی مطلب کے ہی یعنی اگر کوئی جوان مرد کسی
عورت پر عاشق ہوا اور وہ مرد اوس عورت کا دودہ پی لی تو وہ اس بہانہ سے ہر روز
صورت دیکہا کرے کیونکہ ایکدفعہ کے دودہ پینی مین ہی ہاتہ سے چہاتی پکڑنیکے حاجت ہوگی
اور جس عورت سی یہہ بات حاصل ہو تو پہر پردہ چہ معنی دارد **مسئلہ چوبیسوان** اور نہین
جایز بیچنا شہر کا دیہقانکے ہاتہ انتہی بہلا صاحب اگر گانو والیکو کوئی چیز شہر کی درکار ہو
تو کس سے لیوی یا تو اپنا گانو شہر مین آباد کرہی یا شہر کو اپنی گانو مین بسا دے **مسئلہ
پچیسوان** سبب شفعہ کا شرکت ہی کسی چیز مین اگرچہ منقول ہو انتہی یعنی دو سوداگرون
نے ملکر ہزار روپیہ کی جوتی خریدی تو اوسمین ہی شفعہ ہی یا نہین **مسئلہ چہبیسوان**
او نہین باطل ہوتا شفعہ دیر کرنیسے انتہی اسباب یا مکان کا شفعہ بیع ہو گیا او شفیع نے
تاخیر طلب مین کرکے اوسکو خرید انہین پس جب دعوی شفعہ کا کریگا صحیح ہوگا یا نہین
مسئلہ ستائیسوان اور جایز ہی پینا شربت انگور کا او نبیذ کا پہنے جوش کہانی سے
اور گمان جوش کا تین دن سے زیادہ مین ہی انتہی آپ تو نبیذ تمر کا طعن حنفیون پر کرتے
تہے اور اب نبیذ انگور کا حکم تین دن تک دیدیا **مسئلہ اٹھائیسوان** اور نہین کافی ہے

قربانی بکری ہی مگر ایک سالہ اتہی اسکا اعتراض قصہ طلب ہے یعنے آپکو یاد ہوگا کہ چار برس کا عرصہ ہوا عبد الحق پراچہ مرحوم کو اپنی فتوی دیا تہا کہ بکری کیواسطے ایک سال کی شرط ضرور نہین اوس مرحوم نی کہا کہ کل مین نے ایک بکرا بڑا موٹا تازہ خرید اجو گیارہ مہنے کا تہا اتفاقاً مولوی عبد الرب صاحب ہی موجود تہی اونہون نی کہا اسکی قربانی جایز نہین ہے مرحوم کو جواب دیا کہ وہ کیا جانی اسکی بعد جب یہہ مسئلہ مولوی حفیظ اللہ خان سے پوچہا تو اونہون نے مولوی عبد الرب کے سامنے کہا کہ مین تو اپنے اعتقاد مین مولوی نذیر حسین کو امام اعظم جانتا ہون اسلیئے میری نزدیک بہی سال بہر کی شرط نہین اور یہی میرا فتوی ہی پہلا مولوی حفیظ اللہ خان کا تو علم وفضل معلوم مگر آپکی جناب سی باابن ہمہ فضیلت یہہ بات بعید ہے کہ مہری فتوی کچہہ ہوا اور زبانی فتوی کچہہ ہان البتہ بزعم مقلد جناب یعنی مولوی حفیظ اللہ خان اگر اوسوقت خاص مین آپکو الہام ثانی ہوا ہو تو بیشک وہ مسئلہ ناسخ اس مسئلہ کا ہوا اور اوسیکی اشاعت چاہئی نہ اسکی مگر ہمکو اور ایک بات مین متوجہ ہونا پڑا یعنے بہت ہیے ایسے مسائل ہی ہین کہ اونمین تحریری اور زبانی بڑا فرق ہے اسلئی ایک سالہ الہام مجتہد کے نام سے لکہنا چاہئی حسین کو ہمکو اسکی نسبت ہے اعتراض رہے مسائل دراسات مسئلہ پہلا حضرت ابوبکر صدیق اور جو صحابہ کہ مخالف ہوئی حضرت فاطمہ رضہ اور حضرت علی رض کی بیعت اور وراثت مین وہ سب خطا وار ہین عبارت اوسکی یہہ ہے فان قلت اذا کانوا ای الایمة الاثنا عشر و فاطمہ معصومین فلم اختلف اهل القران الاول من الصحابۃ مع علی رض حتی خالفہ ابن عباس فی بعض المسائل وخالفہ اکثر الصحابۃ لما توقف عن البیعۃ وخالف ابو بکر سیدۃ نساء العلمین فی دعواها الارث وشهد باصابۃ ابی بکر عدم ارث الانبیاء ووافقه الصحابۃ قلنا ان من خالفه فهو مخطی فی شهادۃ عدم الارث ممنوع کیف یلزم علی ذلک خطاء الزهراء انتهی یعنی بارہ امام اور حضرت فاطمہ زہرا خطا سے معصوم ہین اور اونسی خطا ہونی محال ہے پس خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رض اور جو صحابہ کہ

مخالف ہوئی حضرت علی اور فاطمہ رض کی بیعت خلافہ اور وورثہ مین حضرت پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کے وہ سب خطاوار ہین کیونکر بارہ امام اور حضرت فاطمہ زہرا تو معصوم
ہین پس یہہ عقیدہ خاص رافضیونکا ہی کہ بارہ امام اور جو وہ معصوم اونکی بات مقرر
ہین نہ فقہا اور محدثین اہل سنت والجماعت کا مسئلہ دوسرا یہہ ہے کہ بارہ
امام اور حضرت فاطمہ زہرا یہہ سب معصوم ہین اور ایسے معصوم کہ انسے خطا کا ہونا محال
اور منع ہے فصدور الخطاء عن المهدی مستحیل فالفرق بينه وبين الرسول
ان الرسول قام على عصمته الدليل العقلي والمهدي قام على عصمته شهادة المعصوم
عن الخطاء عقلا واشتركا في استحالة الخطاء وامتناع صدوره منهما انتہ عبارتہ یہہ
اور ہولی کہ عصمت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم عقلی ہے او عصمت امام مہدی نقلی
آپ غور کیجیے کہ مذہب اہل سنت والجماعت ہی ہی کہ غیر نبی کو معصوم سمجھین دیکھو
حضرت شاہ عبد العزیز علیہ الرحمۃ تحفہ اثنا عشریہ کی دسوین باب مین کیا عبارت لکھتے
ہین وہ یہہ ہے مذہب اہل سنت نیست کہ کسی را غیر نبی معصوم دانند انتہی مسئلہ تیسرا
محبان اہل بیت امام مہدی کی زمانہ مین زندہ کئی جاوینگی اور اونکی سامنے اونکو ثواب
دی جاوینگی ولقد اخبرت من بعض اهل العلم انه قال من مات على الحب الصادق للامام
المعصوم ولم يدرك او انه اذن الله سبحانه ان يحييه فيفوز فوزا عظيما في حضوره وهذه
الرجعة في عهده یعنے مجکو بعض اہل علم نی خبر دی کہ جو کوئی مرگیا امام زمانہ یعنے امام مہدی
کی محبت مین اور نہ پایا اونکا زمانہ اوسنی تب خداتعالی لوگکی زندہ ہونیکا حکم کریگا
پھر اونکی حضور مین وہ لوگ مرتبہ پاوینگے اسیکا نام رجعۃ ہی اور رجعہ مشہور فرقہ رافضیون
کا ہی اسکو علمائی اہل سنت نے رد کیا ہی چنانچہ امام نووی نی شرح مسلم مین لکھا ہی
کہ رجعہ باطل ہے اور معتقد اسکے رافض ہین مسئلہ چوتھا حدیث اصحابی
کالنجوم کو مقابلہ مین عصمۃ اہل بیت کی موضوع لکھا اور حدیث اقتدوا باللذين من

بعدی ابوبکر و عمر مین جواز اقتدا شیخین کا رکہا وجوب اور استحباب کو اوڑا دیا اوسکی
عبارت یہہ ہی حدیث الاول موضوع والا لکان قولہ اهتدوا بتوفیقہ خاصۃ مما
یدل علی عدم خطاءہم والثانی منہ جواز الاقتداء بہما وہو لا یقتضی عدم خطا
... بل وعنہما ورحمۃ من تبع نہی یعنے حدیث اصحابی کالنجوم کو ضعیف لکہا جو فضیلت
صحابہ مین مشکوۃ مین موجود ہی اور قاضی ثناء اللہ صاحب محدث پانی پتی سیف
المسلول مین لکہا ہی کہ متن مشہور وقد رواہ البیہقی باسانید متنوعۃ یرتقی
الی درجۃ الحسن اور دوسری اس موقعہ پر ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے مین نہین جانتا کہ زندگی میری کتنی ہی پس اقتدا کرو تم ابوبکر او عمر
... ہی حدیث مین انصاف کیجیی کہ قرینہ امر کا جواز اقتدا کو چاہتا ہی مسئلہ پانچوان
ظہر او عصر کی نماز ایک وقت مین او مغرب و عشا کی ایکوقت مین جمع کرنی چاہئیے
ہمکو زیادہ تر افسوس اسبات کا ہی کہ ایسے مسایل سنکر عوام الناس غیر مقلد تو کیا بلکہ
رافضی ہو جاوینگے اماموں پر تبرا کرنیسے غیر مقلد ہوگئی ہین صحابہ کرام تک پہونچنی سے
رافضی ہو جاوینگی امید ہے کہ آپ ان سوالونکی جوابات معہ چند گزارش کی کہ پیش
خدمت ہوتی ہین عنایت کرینگے کیونکہ آپکے مزاج مین تعصب نہین اور آپکی اوقات
عزیز شب و روز دین کی پیروی مین گزرتی ہی **گزارش اول** آپکو وقار عالمانہ اور
محدثانہ ضرور ہی ایسی امورات مین آپ کیون دخیل ہوتی ہو اگرچہ مولوی محمد شاہ
قطب الدین خان مرحوم نے رسالہ تنویر الحق لکہا مگر اوسمین آپکا ذکر تک نہین کیا چہ جائیکہ
برا کہا اور نہ لفظ لامذہب کسیکے نسبت لکہا فقط امام صاحب کی فضایل اور اونکی مذہب
کے مسایل لکہکر حنفیونکی عقیدہ کو تقویت دی ہی اور پہلا سلف سے ہوتا آیا ہی چنانچہ
آپنی بہی ایام غدر سے پہلے اپنے عقیدہ حنفی المذہب کی قوت دینی مین دو رسالہ
خلف امام کی فاتحہ نہ پڑہنی اور سوائی تکبیر اولی کی رفع یدین نکرنی مین لکہی تہی "

دونون رسالہ ہمارے پاس موجود ہین اور چار برس کا عرصہ ہوا کہ اپنی تصنیف
کی صداقت مین اوسپر اپنی مہرین بہی کین ہین باینہمہ پہر آپ ہی اوسکے رد مین معیار الحق
کیون لکہی اور یہہ بہی ہہی مگر امام صاحب کی عبادت پر جرح قدح کرنی اور اونکی اجتہادی
مسائل کے تردید کرنی قیامت کی دن آپ اونکو کیا منہہ دکہائیگی اپنی مولانا اسمعیل شہید
کی اونہین ہوکر جو کسی زمانہ کا بخار نکالا اونکو بہی تنویر مین بُرا کہین لکہا مولانا صاحب
نی سنکڑون وعظ کہی کبہی تقلید کو بُرا نہین کہا آپنے ایسے معیار لکہی کہ وہ آپکے
معیار ہوگئی یعنی معیار حق نہین بلکہ معیار نذیر ہے اوسنی آپکی جوہر کہولدے
اور نفس امارہ کی بخارات نکالدی **گزارش دوسری** علما کی شان نہین کہ تحریر
و تقریر مین علم ادب اور اخلاق کو چہوڑ دین اور نا ملائم باتون سی فتنہ و فساد
کا دروازہ کہولدین آپکو یہہ بات زیبا نہین کہ کسی عالم کو معتزلہ یعنی فرقہ ناری مین
سے تصور کرین کیون مولوی محمد شاہ کو آپنی معیار مین ناحق معتزلہ بنایا جسکا جواب
اشتہار عام ابواب عشرانی واقعی مجلس و مناقب مین پایا رسالہ تنویر الحق مین کیا
گمراہی کی بات ہتی جو مولوی یسین نے سب مقلدونکو اخوان یزید اور رافضی پلید
اور شیطان اور کافر رسالہ اشعار الحق مین لکہا اور وہ یہہ شعر موجود ہین لکہے
پہر یہہ مذہبی کی ایک کتاب وا کیا عالم مین ایک فتنہ کا باب ؛ نام ہی اوسکا سنو
تنویر حق ؛ صاف گمراہی کا ہیگا وہ سبق ؛ الغرض فتنہ اوٹہایا دہر مین ؛ جسکے
باعث آگیا ہر شہر مین ؛ ممبرون پر جسکے اخوان یزید ؛ جون روافض طعن کرتے
ہین پلید ؛ رد کیا سنت کا اور قرآن کا ؛ ہوگیا پیرو ہر ایک شیطان کا ؛ غضب ہے
کہ اسکو سنکر آپ خوش ہوگئی اور جواب ندیا **گزارش تیسری** جبکہ جب
تقلید پے عمل ہوا تو یہہ بات مقرر ہوی کہ جس عالم کی چاہو تقلید کرو بعض
لوگ جو آپ کی مقلد ہین وہ آپ کو بی نظیر بتاتی ہین اور بعضے مولوی عبد الحکیم

[illegible]

بوجھکر کام چلاتے ہین اور اون کو بدر منیر بتاتے ہین اور مولوی عبد الرب کو
اونکی معتقدین صاحب تاثیر بتاتی ہین اور مولوی محمد مسعود کے مرید اونکو روشن ضمیر
بتاتے ہین اور مولوی حفیظ اللہ خان صاحب کی طالب اون کو خوش تقریر بتاتی
ہین پس مزامیر کے ساتھہ قوالی سننی اور روشنی کی ساتھہ قبر پر غلاف چڑہانا اور نیچہ
بچا لیوان اور شیخ سدو کا ماننا سب درست ہوگئی کیونکہ یہہ مسایل بہی علما بتاتے
ہین عوام الناس کو قدرت نہین کہ ایسے مسائل استخراج کرین علمائی متقدمین
نی بڑی محنت اور مشقت سے اصول کلام اللہ اور کلام رسول مقرر کرکے
جو علم فقہ نکالا تہا وہ تو باطل ہوا اب رہا فقط قرآن وحدیث پس اس مین جس
عالم کو قیاس کرنا ہو اور یا خاص اوسکی متن اور شرح سے جو مسایل نکلتی ہون
اوسپر عوام الناس کو ہدایت کرے اور اپنی تمام عمر جو مسایل فقہ حنفی سے فتوی
لکہی وہ سب برباد گئے نیز اب ہی جو حدیث کی مسایل ہین اونکو ظاہر کیجیے پہلے
خود عامل ہوجئی اوسکے بعد لوگون کو بتائی چنانچہ حدیث ابن عمر کی متفق علیہ ہے
کہ جب عورتین حضوری جماعت کی چاہین خواہ دن ہو یا رات یا مسجد محلہ یا جامع
مسجد اونکو منع نکرو اور بخاری مین ابو ہریرہ سی حدیث ہے کہ نماز مین باتین کرنا
اور نماز کی حالت مین صف سی باہر نکل آنا یا قبلہ سے موہنہ پہیرنا ناقض نماز نہین
اور نیز بخاری مین ابی ابن کعب سے حدیث ہی کہ بغیر انزال کی عورت سی صحبت
کرلی تو غسل کو واجب نہین کرتی اگرچہ دوسرا محدث ان احادیث کو کچہہ ہی لکہی
مگر صاحب کتاب انکو موضوع اور منسوخ نہین کہتا اگر آپ اسپر عمل نہین کرتی تو صحاح
مین سی نکالڈالئے ہماری نزدیک فقط قرآن وحدیث کی مسایل متعارض ہونیسے
بہتر فرقہ پیدا ہوگئی اسیطرح اگر علمائی متاخرین محض اپنے قیاس سی قرآن وحدیث
پر عمل کرینگے تو بہتر کے ہندسہ پر ایک صفر بڑہ جاویگا اور معاندین اسلام بہت خوش

ہو وینگے گزارش چوتہی جتنے رسایل غیر مقلدونکی طرف سی تصنیف ہوتی
ہین اوسپر آپکی مہر شریف جلوہ نما ہوتی ہی اور ہر ایک کی عقیدہ کا تمسک پہر اگر
آپ کی ہی نسبت ہوتا ہی اور آپ بغیر سوچی انجام کی ایسی شریک و دخیل ہو جاتی
ہین کوئی پہلو آپکی بریت کا نہین نکل سکتا چنانچہ رسالہ دربہیہ کی آخر مین
مولوی اسد علی کی مہر ہے انہون نے مولوی لطف اللہ صاحب مدرس کویل کے
سامنے اور کہا کہ یہہ مہر مینی اپنی ہاتہہ سی نہین کی میرا اوستاد مولوی نذیر حسین
کی پاس رکہی ہوئی تہی اونہون نی کردی اور ایسے ہی مولوی حفیظ اللہ خان
نے مولوی عبدالرب اور حاجی رحیم بخش کتانوی کے سامنے فرمایا کہ مولوی نذیر حسین
صاحب نے میری مہر ایسے شخص معقول کے ہاتہہ منگوائی کہ مجکو مجبوراً دینی پڑی ہر
تیری مہر آپکی ہی جس سے پہلے آپکا نام مبارک معہ عفی اللہ عنہ لکہا ہی آپ کیونکر انکار
کر سکتے ہین علاوہ ازین مقلدون کی دو رسالون مین لکہا ہوا ہے کہ لدہیانہ کے
غیر مقلد اور باد ریون نے اپنین بہت کچہہ رابطہ مروت اور ضابطہ محبت پیدا کر لیا
اور سبب اسکا یہہ ہوا کہ مولوی عطا محمد ہوشیار پوری غیر مقلد نے اہل کتاب کے ساتہہ
کہانا کہانیکا فتوی اس سند پر دیا ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس جو قرطہ اہل کتاب کی طیار کئی ہوئی آمیزش چربی خنزیر آتی تہی وہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ کہایا کرتے تہے اس فتوی پر مولوی نذیر حسین دہلوی
سے لیکر مولوی محمد حسین لاہوری تک مواہیر ثبت ہوئی ہین ہمین خبر نہین کہ آپ
اسکا جواب کیا دینگے اور اگر واقعی اپنی مہر کی ہی اور اب بہی اقرار ہے تو ہم یہہ کلمہ
سناتی ہین وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ
رَاجِعُوْنَ گزارش پانچوین اس رسالہ کی جواب مین ایسے احادیث ہون کہ
جیسے مولوی عبدالرب نے اپنی رسالہ چہل حدیث مین لکہین اور آپنے اونکو موضوع

اور ضعیف اور غیر مستند بتایا اور اوس کتاب کے چھاپنی سے بعض لوگون نے
کراہت کی ہمکو آپکے شاگردون سی کچھہ غرض نہین اور ہم لکھدیتی ہین کہ آپکے
شاگرد اسمین لب کشائی نکرین ورنہ اوسکے جواب کی آپکو ہرگز برداشت نہوگی
اور اس سے زیادہ پشیمانی ہوگی — چرا کاری کند عاقل کہ باز آید پشیمانی
ہان البتہ آپ جو کچھہ اپنی علم و حلم فاضلانہ اور خلق و ادب محدثانہ سے جواب لکھکر
اور مہر کر دینگے ہم تسلیم کر لینگے بھلا اور کچھہ سہی اتنا ہی لکھدیجئی کہ ہمنے یہہ جواب
احادیث صحیح مرفوع متصل علی شرط الشیخین سے لکھے ہین اور ہم اسکی عامل ہین یا نہین
اور آپکو مناسب ہے کہ اپنی شاگردون کو زبان درازی اور بیہودہ گوئی سی منع
کرین کہ اسمین بھی آپکی بدنامی ہی کوئی آپکا شاگرد رشید محمد سعید ہے اوسنی جہل
حدیث کی رو مین رسالہ ہدایت قلوب قاسیہ ایسی الفاظ خرافات کی ساتھہ حداث
کیا کہ نعوذ باللہ من ذالک ہمنے جو مولوی رفیع الدین صاحب مہتمم مدرسہ دیوبند سے پوچھا کہ
مولوی محمد سعید کون شخص ہی اونہون نے کہا کہ ہمارے مدرسہ کا لڑکا اچھا
طالب علم ہے افسوس ہے کہ آپ ایسے ایسی شخصون کو اپنی مسجد مین بھرتی کرتی ہین کہ
جنسے دین اسلام مین فتنہ پیدا ہو اب ہم کہانتک لکھین اور آپکی اوقات مین
حرج کرین بقول شخصے مشتے نمونہ از خرواری آپ اسکا جواب بہت جلد مع سند لکھ
چھپوا کر تقسیم کیجئے اور لوگون کو گمراہی ضلالت سی نکالئے چونکہ یہہ فتوی آپسے
پوچھا گیا اسواسطے اسکا نام **استفسار عن صاحب المعیار** رکھا فقط ربنا
لاتزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب ۱۲-۱۲

تمت

یہہ رسالہ دہلی مین پہاٹک حبش خان مین دوکان حافظ عبد الرزاق زرکوب پر مل سکتا ہی فقط

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

[illegible]

... کاشان ... [illegible]

[illegible]